حرمین شریفین

کی طرف اُٹھنے والی ہر آنکھ نکال دی جائیگی

صدام ابرھہ کی طرح ضدی ہے!

پاکستان میں اسلام صرف ڈنڈے کے ذریعہ ہی نافذ ہو سکتا ہے!

جمیعت اہلحدیث پنجاب کے امیر اور "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد مولانا محمد مدنی

سے جناب سرفراز ملک نمائندہ "حرمت" کا انٹرویو

قائد "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" اور جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر مولانا محمد مدنی کا نام ملک کے دینی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے۔ آپ کے والدِ محترم حافظ عبدالغفور کی فروغِ اسلام کے سلسلے میں کی جانے والی کوششیں قابلِ صد تحسین ہیں۔ مولانا مدنی ایم اے (عربی) اور فاضل مدینہ یونیورسٹی ہیں۔ اور جہلم میں جامعۃ العلوم الاثریہ (جس کی بنیاد امامِ کعبہ نے رکھی تھی) چلا رہے ہیں۔ حرمت کے ساتھ اپنے خصوصی انٹرویو میں آپ "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے مقاصد اور ملک کو درپیش دوسرے مسائل پر بڑی سیر حاصل گفتگو کرتے ہیں:

سوال: سب سے پہلے آپ یہ بتائیں کہ عراق نے کویت پر جو جارحیت کی ہے، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں اور عالمِ اسلام کے لیے اس کے اثرات اور مضرات کیا ہوں گے؟

جواب: عراق کا کویت پر حملہ ایک جارحانہ اور ظالمانہ اقدام ہے، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ عراق یہ سمجھتا تھا کہ کویت ایک کمزور ملک ہے، وہ اس پر قبضہ کر کے تیل کی دولت کو ہڑپ کر جائے گا، پھر اس کا خیال تھا کہ سعودی عرب کا تیل بھی ہماری دسترس میں آ جائے گا۔ باقی جہاں تک آپ کے سوال کے آخری حصے کا تعلق ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ عراق کے اس اقدام اور غیر منصفانہ رویہ کی وجہ سے جہاں دنیا کے چھوٹے ممالک میں عدم تحفظ کا احساس اُبھرا ہے، وہاں توسیع پسند ممالک کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ عراق کے اس غاصبانہ اقدام نے پوری دنیا اور بالخصوص مسلم ممالک میں تیل کا بحران پیدا کر دیا ہے۔ خلیج کے بحران کی وجہ سے چھوٹے ممالک سمیت جو علاقے متاثر ہوئے ہیں، ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اقتصادی اعتبار سے دیکھا جائے تو عراق نے ہزاروں خاندانوں کا معاشی قتل کیا ہے، کیونکہ اقتصادی لحاظ سے دوسرے ملکوں کے جو کارکن وہاں کام کرتے تھے، وہ متاثر ہوئے ہیں، اور انہیں بڑی قابلِ رحم حالت میں واپس اپنے ملکوں کو جانا پڑا۔ سرحدیں بند کر دی گئیں تھیں، ان لوگوں نے رات کی تاریکی میں چوری چھپے بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں۔ بعض لوگوں کی گاڑیاں صحرا میں پھنس گئیں۔ ریگستان میں چھوٹے چھوٹے بچے پانی کی ایک ایک بوند کو ترستے رہے۔ گوجرانوالہ کے ہمارے ایک دوست نے، جو اپنی جان بچا کر پاکستان پہنچے، بتایا کہ میں اپنے چار بچوں کو لے کر پاکستان آ رہا تھا کہ گاڑی صحرا میں پھنس گئی ہیں ان کو واپس کویت چھوڑ کر آ گیا ہوں۔

عراق کویت پر قبضے کے بعد اپنی فوجوں کو سعودی عرب کی سرحدوں پر لے آیا، تو پوری دنیا میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ عراق کا اب دوسرا نشانہ سعودی عرب ہی تھا۔ لیکن سعودی عرب نے دوسرے ممالک کو اپنی مدد کے لیے بلایا تو مصر اور شام کی فوجیں بھی سعودی عرب کی مدد کو پہنچیں، مگر یہ فوجیں بڑی سست رفتار تھیں۔ اس پر سعودی عرب نے امریکہ سے درخواست کی کہ وہ سریع الحرکت فوج بھیجے، جو عراقی جارحیت کو روک سکے۔ اس پر امریکی افواج سعودی عرب میں داخل ہوئیں تو عراق کے ہوش ٹھکانے لگے۔ اقوامِ متحدہ، عرب لیگ اور پوری دُنیا کے علماء اور اسلام دوست حلقوں نے عراق سے اپیل کی کہ وہ کویت خالی کر دے، مگر عراق نے اپنے ہی محسنوں کے سینے میں خنجر گھونپ دیا۔

سوال: آپ کے خیال میں یہ مسلمانوں کا آپس کا جھگڑا ہے یا پھر اس کے پس پردہ صیہونی اور دیگر طاقتوں کی سازش کار فرما ہے؟

جواب: میرے خیال میں صدام حسین مسلمان نہیں، وہ کمیونسٹ اور ملحد ہے اور بہت بڑا غاصب ہے۔ اس کی بعث پارٹی (جیسے ہمارے ہاں پیپلز پارٹی ہے) کا منشور سوشلزم ہے۔ بعث پارٹی کا بانی پہلے یہودی تھا، بعد میں عیسائی ہوگیا۔ جب وہ مرا تو تین دن تک عراقی ریڈیو اور ٹیلی ویژن قرآن خوانی کرتے رہے۔ اور پھر عراق کا وزیر خارجہ طارق عزیز عیسائی ہے، یہ شخص مسلم وزرائے خارجہ کے اجلاسوں میں شریک ہوتا رہا اور تمام رازوں کو اسلام دشمنوں تک پہنچاتا رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عیسائیوں اور کمیونسٹوں کی ملی بھگت ہے۔ صدام حسین میں اگر اسلام کا کچھ بھی درد ہوتا تو وہ عالم اسلام کی مان لیتا۔ نہیں تو اقوام عالم کی ہی مان لیتا اور کویت خالی کردیتا۔ اس کی شخصیت میں ضد اور ہٹ دھرمی پائی جاتی ہے۔ آپ صدام کو ہٹلر ثانی کہہ سکتے ہیں۔ یہ شخص صیہونی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور اسلامی دنیا کے خلاف سامراج کا ایک مہرہ ہے۔

سوال: آپ کے خیال میں کیا سعودی عرب میں موجود امریکی فوجیں صدام حسین سے زیادہ خطرناک نہیں ثابت ہوں گی؟

جواب: ہمیں یقین ہے کہ امریکہ کی فوجیں کسی صورت میں بھی سعودی عرب کے لیے خطرناک ثابت نہیں ہوں گی۔ وہ ایک معاہدے کے تحت آئی ہیں، جب معاہدہ ختم ہوگا تو وہ واپس چلی جائیں گی۔ سعودی عرب میں اب لوگوں میں اس حد تک جہاد کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ شاید آپ کو یاد ہو کہ سعودی عرب سے لاتعداد نوجوان آکر افغان جہاد میں شریک ہوتے رہے ہیں اور اب بھی شریک ہیں۔ اب جب کہ ان کے گھر میں آگ لگی ہے، تو جذبہ جہاد سے سرشار دس لاکھ نوجوان فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ ان کو تربیت دی جا رہی ہے۔ اگر سعودی عرب کے لوگوں میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو جائے اور یہ اس نہج پر چل پڑیں، تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے۔ اور مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ سعودیوں میں مال و دولت کی فراوانی سے جو خرابیاں اور دین اور جہاد سے جو غفلت پیدا ہو گئی تھی، اس ضرب کاری سے وہ ڈگر پر آجائیں گے اور جذبہ جہاد کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ اب یقیناً سعودی عرب بہت بڑی فوج بنائے گا۔ پھر یہ نہیں کہ یہ فوج صرف سعودی عرب کے لیے ہوگی، بلکہ وہ پوری دنیا میں قرآن و حدیث کا پیغام پہنچائے گی۔ ان شاء اللہ ہم بھی اس فوج کے ساتھ ہوں گے۔ ہم نے کئی بار کہا ہے کہ ہزاروں لاکھوں پاکستانی سعودی عرب

بھیجے جا سکتے ہیں۔ اس سے ہمارے معاشی مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ اور یورپ وہ فائدہ جو غیر مسلم اٹھا رہے ہیں، وہ ہم اٹھا سکتے ہیں۔ ....

.... یہ بات سمجھنے کی ہے کہ اگر صدام حسین سعودی عرب کو کویت کی طرح ہڑپ کر چکا ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟ ہمارے خیال میں صدام حسین ایک ظالم شخص ہے، جس کا ہم کسی بھی دوسرے شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہمیں توقع ہے کہ امریکی افواج صرف سعودی عرب کی ضرورت تک ہی وہاں رہیں گی اور جب سعودی افواج اپنا دفاع کرنے کے قابل ہو جائیں گی تو امریکی افواج واپس چلی جائیں گی۔

سوال: مولانا! آپ جہاد سے زیادہ اقتصادی مسائل کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کیا جو لوگ وہاں جائیں گے وہ جہاد کرنے جائیں گے یا ملازمت کرنے؟

جواب: سعودی عرب کے پاس دولت ہے۔ یہ دولت اگر غیر مسلموں کے بجائے پاکستان کے کام آئے تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا؟

سوال: کیا آپ اس کے حق میں نہیں کہ ہم فوج بھیجنے کے بجائے مصالحت کنندہ کی حیثیت سے صلح کرا دیں؟

جواب: میں اس حق میں ہوں۔ اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ سعودی عرب کے پاس اتنی فوج آ جائے کہ وہ اسرائیل کو بھی فتح کر لے۔ اور پوری دنیا میں قرآن و حدیث کا جھنڈا لہرائے تاکہ امت مسلمہ کا مستقبل شاندار ہو سکے۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ امریکی فوجیں حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے نہیں، بلکہ اسرائیل کو تحفظ دینے کے لیے سعودی عرب گئی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ محض پروپیگنڈہ ہے۔ اسرائیل پہلے ہی اتنی بڑی طاقت بن چکا ہے کہ اب اسے مزید کسی تحفظ کی ضرورت نہیں اور پھر اسرائیل کو کس سے خطرہ ہے؟ عراق تو الٹا اپنے پڑوسی پر حملہ آور ہو رہا ہے۔

سوال: آپ کے نزدیک خلیج کے بحران کا حل کیا ہے؟

جواب: اس سلسلے میں پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ عراق کویت کو غیر مشروط طور پر خالی کر دے۔ دوسری بات یہ کہ سعودی عرب کی سرحدوں سے اپنی فوجیں ہٹا لے اور کویت کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم بھی کرے اور اس کا احترام بھی کرے۔

سوال: بڑی طاقتوں کی تاریخ یہ ہے کہ وہ جہاں بھی چلی جائیں وہاں سے ان کا نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ طاقتیں مسلم دنیا کو باہم لڑا کر اپنے اقتصادی فوائد حاصل کرتی رہتی ہیں۔ پہلے ان لوگوں نے ایران عراق جنگ کرائی، اب عراق کویت تنازعہ کھڑا کر دیا؟

جواب: سعودی عرب کے حکمران شاہ فہد نے کہا ہے کہ امریکی فوجیں جب ہم کہیں گے واپس چلی جائیں گی۔ اور دوسری بات یہ کہ افغانستان میں روس کی شکست کے بعد کوئی بھی ملک ایسا خطرہ مول لینے کے لیے تیار نہیں۔ پھر یہ تو صدام حسین کو سوچنا چاہئے تھا کہ وہ کن طاقتوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے، اور اپنے مسلمان بھائی پر شب خون مار رہا ہے لیکن اس نے تمام اسلامی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا اور ایک پرامن ملک پر حملہ کر کے وہاں قبضہ کر لیا۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ عراق کا حکمران صدام حسین مسلمان ہی نہیں، وہ ایک کمیونسٹ اور اسلام دشمن شخص ہے۔

سوال: آپ جو تحریک "تحفظ حرمین شریفین" چلا رہے ہیں، کیا آپ اس کی کچھ تفصیلات بتائیں گے، یعنی آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اب تک کی کارکردگی کیا ہے؟

جواب: پہلا کام یہ ہے کہ لوگوں کو اصل حقائق سے آگاہ کیا جائے۔ الحمد للہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری تحریک کامیاب جا رہی ہے۔ ہم جس علاقے میں بھی گئے، لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ ملک کے بے شمار علماء اور دانشوروں نے کہا ہے کہ سعودی عرب نے بڑا اچھا اقدام کیا کہ وقت پر اپنی عزت بچا لی۔ کویت نے بروقت اقدام نہیں کیا، جس کی وجہ سے ان کا ملک رہا اور نہ دولت رہی۔ اگر پاکستانی سعودی عرب سے واپس آ رہے ہوتے، تو پاکستان سنگین نوعیت کی اقتصادی مشکلات سے دوچار ہو جاتا۔ ہم نے بڑی حد تک لوگوں کے ذہن تبدیل کر دیئے اور ہمیں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ کراچی سے لے کر پشاور تک تمام اہل حدیث نے مشترکہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم سعودی عرب کے اقدام کو درست سمجھتے ہیں اور اس کے مؤقف سے پورے ملک کے لوگوں کو متعارف کرائیں گے۔ ہم نے اندازہ لگایا کہ اب دوسرے لوگ بھی سعودی عرب کے اقدام کو درست سمجھنے لگے ہیں۔ ان شاء اللہ جہاں جہاں اہلحدیث موجود ہوں گے، وہ لوگوں کو اصل حقائق سے آگاہ کریں گے۔ باقی وہ لوگ رہ جائیں گے، جو ضدی، ہٹ دھرم اور صدام کے نمک خوار ہیں۔

سوال: یہ تحریک تو صرف جمعیت اہلحدیث نے شروع کر رکھی ہے، کیا دوسرے لوگ بھی آپ

سے متفق ہیں؟ دوسری بات یہ کہ کچھ لوگ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ کو سعودی عرب اور کویت سے امداد ملتی تھی، وہ اب بند ہوگئی ہے۔ یا پھر آپ کو پیسے ہی صرف اس کے ملتے ہیں کہ آپ ان کے لیے لابنگ کریں؟

جواب: جو بھی اس میدان میں آئے گا، اس پر الزام لگ جائے گا۔ ولی خاں پر الزام ہے کہ وہ بھارت سے پیسے لیتے ہیں۔ فضل الرحمٰن کے لیے کہا جاتا ہے کہ وہ لیبیا سے پیسہ کروڑ کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم حق کا ساتھ دے رہے ہیں، اور باطل کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ہمیں سعودی عرب سے عقیدت تین وجوہ کی بنا پر ہے، اور اس کے لیے ہم ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

۱۔ ان کا عقیدۂ توحید درست ہے۔

۲۔ وہاں اسلامی آئین ہے اور اسلامی حدود نافذ ہیں۔ وہاں کی عدالتیں قاضیوں کے پاس ہیں، وہاں علماء کا ہولڈ (HOLD) ہے۔

۳۔ ہمارے ماضی اور ہمارے دین و شریعت کا سعودی عرب سے گہرا رشتہ ہے، اور یوں وہ ہر مسلمان کی عقیدت کا مرکز ہے۔

رہی بات پیسے لینے کی تو حکومت کی سطح پر ہمیں کوئی امداد حاصل نہیں۔ خاص کر حکومت سعودی عرب سے آپ ایک پیسے کی امداد بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ وہاں بہت سارے تاجر لوگ ایسے ہیں جو ہماری مدد کرتے ہیں، مسجدیں بنواتے ہیں۔ ہمارے تعلقات تاجروں اور امام کعبہ سے ہیں۔

سوال: جو لوگ آپ کی مدد کرتے ہیں، وہ آپ کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال نہیں کرتے؟

جواب: معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ہم ان کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر جگہ ہماری مسجد ہو، جہاں سے ہم قرآن و حدیث کی آواز بلند کر سکیں۔ وہ ہمیں مسجد بنا دیتے ہیں یا مدرسہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے اسلام آباد میں مساجد ہیں۔ چنانچہ اگر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہیں، ہم ان کے ساتھ چلتے ہیں، تو یہ مقاصد یقیناً برے نہیں، بلکہ قابلِ فخر ہیں۔

سوال: آپ کے خیال میں پاکستان میں اب تک اسلامی نظام قائم نہ ہونے کی کیا وجوہ ہیں؟ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ایک بڑی وجہ علما حضرات کے اپنے اختلافات ہیں؟

جواب: اصل میں اس ملک کی بنیاد اسلامی نظام پر نہیں، بلکہ جمہوریت پر رکھی گئی ہے لیکن اس کے باوجود

یہاں جمہوریت نہ پنپ سکی، جب بھی الیکشن ہوئے اس میں وہ لوگ کامیاب ہو کر آئے، جو شراب کے کارخانوں کے مالک تھے، جوئے کے اڈے ان کی سرپرستی میں چلتے تھے۔

اس کی دوسری وجہ علماء حضرات کے اختلافات بھی ہیں۔ باوجود اس کے کہ قرآن و حدیث ایک ہیں، تعبیر و تشریح میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ کچھ اختلافات بنیادی عقائد میں بھی ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ سے ہم لوگ کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی ذمہ دار حکومت بھی ہے۔ حکومت کا یہ فرض تھا وہ یہاں اسلامی نظام قائم کرتی۔ لوگوں کو قرآن و حدیث سے روشناس کراتی۔ کیونکہ ہم نے یہ ملک اسی لیے حاصل کیا تھا کہ ہم یہاں اسلامی نظام حیات کو قائم کریں گے۔

سوال، حال ہی میں سینٹ نے شریعت بل منظور کیا، اس حوالے سے آپ کچھ کہنا پسند کریں گے؟

جواب: اصل مسئلہ شریعت نافذ کرنے والے ہاتھوں کا ہے۔ اگر یہی انتظامیہ شریعت نافذ کرے گی تو پھر شریعت کا حشر بھی موجودہ صورتِ حال سے مختلف نہ ہوگا۔

سوال، علامہ ظہیر کی شہادت کے بعد اہلحدیث علماء کے درمیان شدید اختلافات ہو گئے تھے اب کیا صورت حال ہے۔

جواب: وہ اختلافات عقیدے پر نہیں، بلکہ انتظامی امور پر تھے۔ کچھ جمود طاری تھا، علامہ نے اس کو توڑا۔ جمعیت کا ایک گروپ ضیاء الحق کے ساتھ تھا۔ ان شاء اللہ جلد آپ دیکھیں گے کہ اہلحدیث کے تمام گروپ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں گے۔